قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 09 اپریل 2021ء | 26 شعبان 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:85

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

روح القدس کے ذریعہ مدد

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر گواہ بنا رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ اے حسان! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مشرکوں کو اشعار میں) جواب دو اور اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعہ سے مدد فرما؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! میں گواہ ہوں۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب الشعر فی المسجد)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

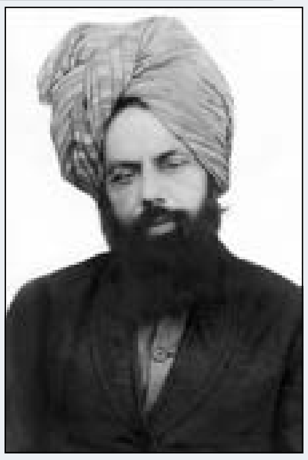

فرشتے کیوں نظر نہیں آتے؟

واضح ہو کہ یہ خیال کہ فرشتے کیوں نظر نہیں آتے بالکل عبث ہے۔ فرشتے خدا تعالیٰ کے وجود کی طرح نہایت لطیف وجود رکھتے ہیں۔ پس کس طرح اِن آنکھوں سے نظر آویں۔ کیا خدا تعالیٰ جس کا وجود ان فلسفیوں کے نزدیک بھی مسلّم ہے اِن فانی آنکھوں سے نظر آتا ہے؟ ماسوا اس کے یہ بات بھی درست نہیں کہ کسی طرح نظر ہی نہیں آسکتے۔ کیونکہ عارف لوگ اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے جو اکثر بیداری میں ہوتے ہیں فرشتوں کو رُوحانی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور ان سے باتیں کرتے ہیں اور کئی علوم اُن سے اخذ کرتے ہیں۔ اور مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو مفتری کذّاب کو بغیر ذلیل اور معذّب کرنے کے نہیں چھوڑتا کہ مَیں اس بیان میں صادق ہوں کہ بارہا عالمِ کشف مَیں نے ملائک کو دیکھا ہے اور اُن سے بعض علوم اخذ کئے ہیں۔ اور اُن سے گذشتہ یا آنے والی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقعہ تھیں۔ پھر میں کیونکر کہوں کہ فرشتے کسی کو نظر نہیں آسکتے۔ بلاشبہ نظر آسکتے ہیں مگر اَور آنکھوں سے۔ اور جیسے یہ لوگ اِن باتوں پر ہنستے ہیں عارف ان کی حالتوں پر روتے ہیں۔ اگر صحبت میں رہیں تو کشفی طریقوں سے مطمئن ہوسکتے ہیں۔ لیکن مشکل تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کی کھوپری میں ایک قسم کا تکبّر ہوتا ہے۔ وہ تکبّر انہیں اس قدر بھی اجازت نہیں دیتا کہ انکسار اور تذلّل اختیار کرکے طالبِ حق بن کر حاضر ہو جائیں۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۳ حاشیہ)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ

(الانفال: 10)

ترجمہ:۔ (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کرلیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

خدا تعالیٰ نے مومنوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا، ایمان کی حالت کے بارے میں، عقیدہ کے بارہ میں کہ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرۃ: 286) یعنی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اس کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس بارہ میں ایک حدیث بھی ہے جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس نے آکے مختلف سوال کئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا اور گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور پھر سوال کئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر پر یقین رکھے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان والاسلام والاحسان... حدیث نمبر 8)

اب یہ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے ماننے میں کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں۔ اگر فطرت نیک ہو، اللہ تعالیٰ کی تلاش ہو، تو کائنات کیا زمین پر ہی اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے مختلف نظارے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر اس کارخانہ قدرت کو دیکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے ہوئے ملائکۃ اللہ پر انسان غور کرتا ہے۔ تمام نظام کائنات کو دیکھتا ہے اور غور کرتا ہے تو فرشتوں کی حقیقت بھی اپنی اپنی استعداد ذہنی اور علمی کے مطابق ہر انسان پر کھلتی چلی جاتی ہے۔ پھر خدا کے انبیاء پر جو کتابیں اتریں ان پر مُہر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں قرآن کریم نے ثبت کی۔ اُن کی غلطیوں اور خامیوں اور تحریفوں کی نشاندہی کی۔ ان کی بعض تعلیمات کی تصدیق کی، بعض کی تردید کی۔ اور قرآن کریم کی تصدیق اور اس کی حفاظت کا اعلان کرکے اور آج تک یہ ثابت کرکے کہ اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے اس پر ایمان میں پختگی پیدا کرنے کا اعلان فرمایا۔ اور جو تعلیم اس میں دی، قرآن کریم میں، اس کے متعلق یہ اعلان فرمادیا کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر عمل انسانی استعداد سے بالا ہو۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک کروڑ ہا مسلمانوں نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اس پر عمل کرکے دکھایا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2009ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- مغفرت بے حساب ہو جائے (منظوم)
- آج کی دعا
- محترم منیر احمد فرخ، سابق امیر جماعت اسلام آباد

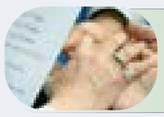

دربارِ خلافت

جاپانیوں کے بارہ میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسنِ ظن ہے اور پیغام پہنچانے کی خواہش بھی تھی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ابھی گزشتہ ہفتے جاپان میں ایک شدید زلزلہ آیا اور ساتھ ہی سونامی بھی جس نے بستیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ زلزلے سے جو بستیاں تباہ ہوئی تھیں، اُنہیں پانی بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا۔ وہاں جو احمدی ہیں وہ اس علاقہ میں زلزلہ زدگان کی مدد کے لئے جا رہے تھے تو راستے سے اُن کو فون آیا کہ یہ جگہ جہاں سے ہم گزر رہے ہیں پہلے جب یہاں سے گزرا کرتے تھے تو ایک بستی تھی، ایک قصبہ تھا، پندرہ بیس ہزار کی آبادی تھی اور اب ہم یہاں سے گزر رہے ہیں تو اس جگہ پہ اُس بستی کا کہیں نشان ہی نہیں۔ اور جو سڑکیں ہیں وہ بھی بالکل ختم ہو چکی ہیں۔ بڑی بڑی عمارتیں جو بہ گئیں تو سڑکوں کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ بہر حال اس خوف کے ساتھ ہمیں اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ آفات سے بچائے جائیں۔ بجائے یہ کہ وہ آفتوں سے تباہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمیں پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے اور جاپانیوں کے بارہ میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسنِ ظن ہے اور پیغام پہنچانے کی خواہش بھی تھی۔ اس لئے جہاں یہ آفات، یہ زلزلے آتے ہیں وہاں اُن کے لئے ایک خوشخبری بھی ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حسنِ ظن کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی تعلیم کو سمجھ لیں تو بچائے بھی جائیں۔ اس لئے ہمیں بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گو وہاں چھوٹی سی جماعت ہے لیکن جتنی بھی ہے اُسے اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ یہ پیغام جس حد تک وہ پھیلا سکتے ہیں پھیلائیں اور پہنچائیں۔ اور اِن حالات میں حکمت سے اسلام کا پیغام بھی پہنچائیں اور خدمتِ خلق بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں۔ خدمتِ خلق کا کام تو متاثرہ جگہوں پر ہمارے احمدی جیسا کہ میں نے کہا کہ کیمپ لگا کر کر رہے ہیں، خوراک وغیرہ بھی مہیا کر رہے ہیں۔ لیکن ان رابطوں کو اب مستقل کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پتا چلے۔ جاپان کو اپنے روایتی شِنٹو مذہب پر فخر ہے۔ اُسی پر اُن کی توجہ رہتی ہے۔ یا اُن میں بدھسٹ ہیں بلکہ ان کی تحقیق کرنے والے بعض تو یہ کہتے ہیں کہ اِن کے دونوں مذہب ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ شادی بیاہ کے لئے شِنٹو مذہب کی روایات پر عمل کرتے ہیں اور اُس کے مطابق رسوم ہوتی ہیں اور موت فوت پر بدھ مت کے مطابق رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ میرے ایک جاپانی دوست ہیں، جماعت سے اچھا تعلق رکھنے والے ہیں، بڑے سرکاری عہدیدار تو نہیں لیکن بہر حال اچھے بڑے اثر و رسوخ والے آدمی ہیں اور وزراء وغیرہ تک اُن کی پہنچ ہے۔ وہ ایک دن باتوں میں کہنے لگے کہ ہمارا جو شنٹو مذہب ہے، اس کی وجہ سے جاپانی اسلام کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ تو مَیں نے اُس وقت اُن کو یہی کہا تھا کہ گو اِس میں اخلاق کے لحاظ سے بہت اچھی خصوصیات ہیں لیکن ایک دن بہر حال اِن کو اسلام کی طرف آنا پڑے گا۔ جہاں تک اِن کے بنیادی اخلاق کا سوال ہے جیسا کہ مَیں نے کہا، شِنٹو تعلیم جو ہے بعض بڑے اچھے اخلاق کی تعلیم دیتی ہے بلکہ لگتا ہے کہ اسلام کے اعلیٰ اخلاق کو انہوں نے اپنایا ہوا ہے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاپان میں تبلیغ اسلام کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اور ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو۔ جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 372-371 مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ''وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں کہ اسلام کیا شے ہے؟'' فرمایا ''مَیں دوسری کتابوں پر جو لوگ اسلام پر لکھ کر پیش کریں بھروسہ نہیں کرتا کیونکہ اُن میں خود غلطیاں پڑی ہوئی ہیں'' (یعنی دوسرے لوگ جو علاوہ احمدیوں کے لکھ رہے ہیں، اُن میں غلطیاں ہیں۔ اس لئے بھروسہ نہیں کرتا)۔ ''ان غلطیوں کو ساتھ رکھ کر اسلام کے مسائل جاپانی یا دوسری قوموں کے سامنے پیش کرنا اسلام پر ہنسی کرانا ہے۔ اسلام وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 374 مطبوعہ ربوہ)

پس ہم پر یہ ذمہ داری ڈال دی کہ ایسی جامع کتاب جاپانی میں لکھی جائے جو تمام چیزوں کو cover کرتی ہو۔ میرے خیال میں ابھی تک تو یہ لکھی نہیں گئی، گو کہ جاپانی زبان میں بعض لٹریچر ہے۔ بہر حال ہمیں اب اس طرف توجہ بھی کرنی ہو گی۔ بلکہ اُس زمانے میں ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ایسی کتاب ہو اور پھر کسی جاپانی کو چاہے ایک ہزار روپیہ دے کر (اُس زمانے میں ہزار روپیہ کی بڑی قیمت تھی) اس کا ترجمہ کروایا جائے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 373 حاشیہ)

قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی آج کل دوبارہ ری وائز (Revise) ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل سے ہمارے مبلغ ضیاء اللہ صاحب اور ایک جاپانی احمدی دوست جو بڑے مخلص ہیں، وہ کر رہے ہیں اور تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔

یہاں میں جاپان سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ یہ 1945ء کی بات ہے۔ لمبی رؤیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ خواب میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا۔ (یعنی روحانی لحاظ سے مردہ ہے) اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اسی

مغفرت بے حساب ہو جائے

مغفرت بے حساب ہو جائے
مرحمت لا جواب ہو جائے

قربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

دل کے مالک پکار سن دل کی
ہر دعا مستجاب ہو جائے

بادِ رحمت سے اڑ کے ہر غم و فکر
ایک بھولا سا خواب ہو جائے

(درعدن ایڈیشن 2008 صفحہ 96)

طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا‘‘۔

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 286-287۔ الفضل 19/ اکتوبر 1945ء صفحہ 1-2)

تو رؤیا کا آپ نے یہ نتیجہ نکالا۔ پس آج ہمارا یہ فرض ہے کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں جب کہ اللہ تعالیٰ ایسے حالات بھی پیدا کر رہا ہے۔ خدمت کے مواقع بھی ہمیں ملتے رہتے ہیں۔ تبلیغ کے بھی ملتے رہتے ہیں۔ اس میں زیادہ بہتری اور زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ آج ہر قوم کو ہوشیار کرنا ہمارا کام ہے۔ جاپان میں یہ جو زلزلہ اور سونامی آیا ہے بعض کہتے ہیں کہ ہزار سال کی تاریخ میں ایسا نہیں آیا۔ جاپان دنیا کا ایسا ملک ہے جہاں زلزلے آتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اور یہ اپنی عمارتیں بھی ایسی بناتے ہیں جو زلزلے کو برداشت کرنے والی ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر چلتی ہے، پھر کوئی چیز مقابلہ نہیں کرسکتی۔ کہتے ہیں کہ انسانی سوچ ابھی تک ساڑھے سات یا آٹھ ریکٹر سکیل پر زلزلوں کو سہارنے کا انتظام کرسکتی ہے۔ وہ عمارتیں وغیرہ بنا سکتی ہے جو سہار سکتی ہیں۔ لیکن یہ زلزلہ جو آیا یہ تقریباً 9 ریکٹر سکیل کا زلزلہ تھا۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا سمندری طوفان نے اس پر مزید تباہی مچادی اور پھر انسان جو سمجھتا ہے کہ مَیں نے بڑی ترقی کر لی ہے اور بعض چیزوں کو استعمال میں لاکر مَیں نئی نئی ایجادیں کر لیتا ہوں۔ ایٹم کا استعمال ہے، اس کو جاپان میں فائدے کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے، جاپانی ویسے تو ایٹم بم کے بڑے خلاف ہیں، کیونکہ ایک دفعہ دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کی طرف سے اُن پر جو ایٹم بم پھینکے گئے تو اُس کی وجہ سے بہت زیادہ ردّ عمل اور خوف ہے۔ لیکن بہر حال وہ ایٹم سے انسانی فائدے کے لئے اور اپنی معیشت بہتر کرنے کے لئے کام لے رہے ہیں اور اس پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس زلزلے کے بعد ان ایٹمی ری ایکٹروں نے بھی تباہی پھیلائی ہوئی ہے۔ ریڈی ایشن پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ آج ہی مجھے جاپان سے فیکس آئی کہ جو ہیلی کاپٹر ہیں وہ ناکام ہو رہے تھے۔ فائر بریگیڈ کے ٹینکوں کے ذریعے سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح اُن ری ایکٹرز کو ٹھنڈا رکھا جائے تاکہ ریڈی ایشن نہ پھیلے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مزید تباہی سے اس ملک کو بچائے۔ لیکن اپنے والنٹیئرز کو مَیں نے پیغام دیا تھا کہ ان دنوں میں وہاں بلکہ عمومی طور پر جاپان میں رہنے والے احمدی اور اُس علاقے میں رہنے والے ریڈئیم برومائیڈ (Radium Bromide-CM) اور کارسینوسن (Carcinosan-CM) استعمال کریں جو ہومیو پیتھک دوائی ہے۔ ایک دن ایک، دوسرے دن دوسری۔ اس کے بعد ایک ہفتے کے وقفے سے ایک دوائی۔ پھر ایک ہفتے کے وقفے بعد دوسری دوائی۔ یعنی کہ دو ہفتے بعد ایک دوائی کی باری آئے گی۔ وہاں اور لوگوں کو بھی کھلائیں۔ اگر وہاں میسر نہیں ہے تو Humanity first کو جو اور انتظام کر رہی ہے یہ دوائی بھی بھجوانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بہر حال اس وقت جاپان کے علاقے میں زلزلے اور سمندری طوفان نے تباہی پھیلائی ہوئی ہے اور پھر ریڈی ایشن کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے جس کے بد نتائج دیر تک چلتے ہیں۔ زلزلہ آیا، سونامی آیا۔ یہ تو ایک وقتی طور پر آیا تھا، ختم ہو گیا لیکن اگر ریڈی ایشن خدانخواستہ زیادہ پھیل گئی تو پھر نسلوں تک اُس کے اثرات چلتے ہیں۔ بچے بھی بعض دفعہ اپاہج پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 18/ مارچ 2011ء)

☆...☆...☆

آج کی دعا

یَارَبِّ اِسۡمَعۡ دُعَآءِیۡ فِیۡ قَوۡمِیۡ وَتَضَرُّعِیۡ فِیۡ اِخۡوَتِیۡ اِنِّیۡ اَتَوَسَّلُ اِلَیۡكَ بِنَبِیِّكَ خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَشَفِیۡعٍ وَّ مُشَفَّعٍ لِلۡمُذۡنِبِیۡنَ۔ رَبِّ اَخۡرِجۡهُمۡ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلٰی نُوۡرِكَ۔ وَمِنۡ بَیۡدَآءِ الۡبُعۡدِ اِلٰی حُضُوۡرِكَ۔ رَبِّ ارۡحَمۡ عَلَی الَّذِیۡنَ یَلۡعَنُوۡنَ عَلَیَّ وَاحۡفَظۡ مِنۡ تَبِّكَ قَوۡمًا یَقۡطَعُوۡنَ یَدَیَّ وَاَدۡخِلۡ هُدٰكَ فِیۡ جَذۡرِ قُلُوۡبِهِمۡ وَاعۡفُ عَنۡ خَطِیۡئَاتِهِمۡ وَذُنُوۡبِهِمۡ وَاغۡفِرۡ لَهُمۡ وَعَافِهِمۡ وَوَادِعۡهُمۡ وَصَافِهِمۡ وَاَعۡطِهِمۡ عُیُوۡنًا یُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَاٰذَانًا یَسۡمَعُوۡنَ بِهَا وَقُلُوۡبًا یَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَاَنۡوَارًا یَّعۡرِفُوۡنَ بِهَا وَارۡحَمۡ عَلَیۡهِمۡ۔ وَاعۡفُ عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔ رَبِّ بِوَجۡهِ الۡمُصۡطَفٰی وَدَرَجَتِهِ الۡعُلۡیَا وَالۡقَآئِمِیۡنَ فِیۡ اٰنَاءِ اللَّیۡلِ وَالۡغَازِیۡنَ فِیۡ ضَوۡءِ الضُّحٰی وَ رِكَابٍ لَكَ تُعَدُّوا السُّرٰی وَرِحَالٍ تُشَدُّ اِلٰی اُمِّ الۡقُرٰی۔ اَصۡلِحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ اِخۡوَانِنَا۔ وَافۡتَحۡ اَبۡصَارَهُمۡ وَنَوِّرۡ قُلُوۡبَهُمۡ وَفَهِّمۡهُمۡ مَا فَهَّمۡتَنِیۡ وَعَلِّمۡهُمۡ طُرُقَ التَّقۡوٰی۔ وَاعۡفُ عَمَّا مَضٰی۔ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 22-23)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میری قوم کے بارے میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری گریہ وزاری سن۔

مَیں تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہگاروں کے شفیع جس کی شفاعت قبول کی جائے گی کے واسطے تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ اے میرے رب انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال لے آ اور دُوری کے دشت سے اپنے حضور لے آ۔ اے میرے رب ان پر رحم کر جو مجھ پر لعنت کرتے ہیں اور جو میرے ہاتھ کاٹتے ہیں۔ اس قوم کو ہلاکت سے بچا اور اپنی ہدایت کو ان کے دلوں میں داخل فرما اور ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما اور ان کو بخش دے اور ان کو عافیت عطا فرما اور ان کی اصلاح فرما اور ان کو پاک فرما۔ ان کو ایسی آنکھیں عطا فرما جن سے وہ دیکھ سکیں۔ ایسے کان عطا فرما جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل عطا فرما جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ سمجھ سکیں اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ان سے درگذر فرما کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔ اے میرے ربّ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بلند مقام کے صدقے اور ان کے صدقے جو راتوں کو قیام کرتے اور صبح کے وقت جنگ کرتے ہیں اور ان سواریوں کے صدقے جو تیری (رضا کی) خاطر راتوں کو سفر کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں اور ان سفروں کے صدقے جو اُمّ القریٰ کی طرف کئے جاتے ہیں ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کے سامان فرما۔ اور ان کی آنکھیں کھول۔ اور ان کے دلوں کو منور فرما۔ اور انہیں وہ کچھ سمجھا دے جو تُو نے مجھے سمجھایا ہے اور ان کو تقویٰ کے طریق سکھا اور جو کچھ گزر چکا اس سے درگذر فرما۔ ہماری آخری دعا یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو بلند آسمانوں کا رب ہے۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مسلم امہ کی ہدایت کے لئے دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا ہے جو آپ نے مُسلم اُمّہ کے لئے بھی کی۔ ہمارے جو غیر از جماعت مسلمان بھائی ہیں ان کے لئے بھی عمومی طور پر کی۔ آپ فرماتے ہیں (مندرجہ بالا دعا) اللہ تعالیٰ اُمّت مسلمہ کی آنکھیں کھولے اور یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مخالفت سے باز آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون و مددگار بننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دعاؤں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

(خطبہ جمعہ 29/ دسمبر 2017ء)

مریم رحمٰن

ابو رستگار

محترم منیر احمد فرخ، سابق امیر جماعت اِسلام آباد

محترم منیر احمد فرخ سابق امیر جماعت اسلام آباد مورخہ 9 مارچ 2021 پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً صبح 5:30 بجے کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون

محترم منیر احمد فرخ صاحب کو جماعت احمدیہ اسلام آباد کا پانچواں امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس سے پہلے آپ نے نائب امیر اور بعض دیگر جماعتی عہدوں پر اہم خدمات دین بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ 2 مئی 2013 کو علالت کے باعث حضور انور کی اجازت کے بعد بغرض علاج کینیڈا روانہ ہوگئے اور تادم وفات وہاں ہی مقیم ہو کر رہ گئے۔

آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت منشی احمد بخش صاحب میاں وال مولیاں ضلع جالندھر (انڈیا) رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے آئی تھی جو پیشہ کے لحاظ سے پٹواری تھے۔ جنہوں نے 1903میں قادیان جاکر بیعت کی سعادت پائی۔

والد محترم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب نے ایگریکلچر میں ایم ایس سی کیا اور پھر ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی ڈگری حاصل کی۔ تقسیم ہند سے پہلے کسی مسلمان کے لئے پی ایچ ڈی کرنا بہت غیرمعمولی بات تھی بعد میں آپ امیر جماعت لائل پور (موجودہ فیصل آباد) بھی رہے۔ 1944میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی نوجوانوں کو زندگی وقف کی تحریک فرمائی تو انہی نوجوانوں میں ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب بھی شامل تھے۔ آپ اعلیٰ سرکاری ملازمت چھوڑ کر قادیان آگئے حضور نے انہیں ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مقرر فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی تعلیم الاسلام کالج میں بطور سائنس لیکچرار تعیناتی ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد بھی اسی ادارہ سے منسلک رہے 1975میں 64 سال کی عمر میں وفات پائی۔

محترم احمد فرخ صاحب کے نانا محترم منشی الیاس الدین صاحب صدر جماعت بہلولپور ضلع لائل پور تھے۔ آپ کی والدہ کا نام امینہ بیگم صاحب تھا جو بطور سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لمبا عرصہ کام کرتی رہیں اور 1984میں اسلام آباد میں وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ محترم منیر احمد فرخ صاحب کی اہلیہ امتہ السبوح صاحبہ ہیں جو حضرت حاجی مستری محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ آپ کو نائب صدر لجنہ اماءاللہ ضلع اسلام آباد خدمت کی توفیق ملی اور اپنے میاں کے ساتھ مئی 2013ء میں کینیڈا شفٹ ہوگئیں۔

آپ کے ایک بیٹے مکرم مبشر احمد فرخ صاحب کو گذشتہ 9 سال سے قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد خدمت کی توفیق مل رہی ہے جبکہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں کینیڈا میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ منیر احمد فرخ صاحب 1937 کو لائل پور (موجودہ) فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ 1953میں ٹی آئی ہائی سکول چنیوٹ حال ربوہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ لاہور سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ نجی کمپنیوں اور پاک آرمی میں ملازمت کے بعد 1966 میں پی ٹی سی ایل میں باقاعدہ سروس کا آغاز کیا۔ ملک کے بیشتر شہروں میں خدمات سرانجام دیں۔ 1977 میں ڈائریکٹر جنرل پاکستان ٹیلی کیمونیکیشنز لمیٹڈ کے اعلیٰ عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے اور اسلام آباد میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ 1974 کے پر آشوب دور میں راولپنڈی کے قائد مجلس رہے۔ صدر حلقہ، سیکرٹری نصرت جہاں سکیم، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری سمعی بصری، قائد ضلع اسلام آباد، نائب امیر کی حیثیت سے خدماتِ سلسلہ بجالائیں اور 3 اپریل 1999 کو آپ نے بطور امیر ضلع وشہر کی باقاعدہ ذمہ داری سنبھالی۔ جو تقریباً 14 سال رہی۔ ان کے دورِ امارت میں ضلع اسلام آباد کی جماعت نے جو ترقی کی وہ قابلِ رشک ہے اور ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

خاکسار نے دفتر کے ایک کلرک کی حیثیت سے محترم منیر احمد فرخ صاحب کے زیر سایہ تقریباً 14 سال کام کیا ہے اور ان کے بہت ہی قریب رہنے کی توفیق ملی۔ اپنی امارت کے دوران آپ نے بیت الذکر کمپلیکس کی تعمیر کا آغاز کیا اور تقریباً 13سالوں میں بیت الذکر کا نقشہ ہی بدل دیا۔ بیت الذکر میں موجود تمام سہولتوں کے ساتھ، دفاتر، مربی ہاؤس، سٹاف کوارٹر، لائبریری، ڈسپنسری، واش رومز کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے لیے ہالز اور ان میں لجنہ کے دفاتر، چلڈرن ایریا شامل ہیں، اس ساری تعمیر کے دوران دن رات نگرانی کرنے کے لئے آپ بیت الذکر چکر لگاتے۔ چونکہ بڑی مشینوں اور ٹرکوں کے کام کی اسلام آباد میں صرف رات کو ہی اجازت ہے، اس لئے بیت الذکر میں کھدائی رات کو ہی ہوتی تو آپ رات کو آکر معائنہ فرماتے۔

2005میں پاکستان کے شدید زلزلہ کے بعد پورے پاکستان سے راشن اور دیگر سامان کے لئے بیت الذکر اسلام آباد کو بیس کیمپ بنایا گیا تھا اور پورے پاکستان سے راشن اور دیگر امدادی سامان پہلے اسلام آباد آتا پھر اس کی تقسیم کے لئے آگے زلزلہ سے متاثرہ علاقہ جات کو بھجوایا جاتا۔ ان ہنگامی حالات میں آپ نے دن رات ایک کیا اور سامان کی ترسیل میں مرکز کی ہر ممکن معاونت کی۔

جب بھی آپ دستخط کرتے تو فرماتے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے ہر دستخط کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو تو برکت پڑتی ہے۔

خلیفۂ وقت سے محبت دیدنی تھی۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے سے پہلے حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے خاص کر تعمیر کے دوران ہفتہ وار رپورٹ دیتے اور دعا کی درخواست کرتے۔

اپنی بیماری کے دوران جب بھی خلیفۃ المسیح کو خط لکھواتے تو بار بار بعض لفظ کٹواتے کہ یہ خلیفۂ وقت کے شایانِ شان نہیں اور ڈرافٹنگ کرواتے تو اکثر رو پڑتے۔

خدا پر توکل کمال کا تھا۔ اگر آپ نے ارادہ کرلیا ہے کوئی تعمیر کا کام کرنا ہے یا جماعت کی ترقی کے لئے قدم اٹھانا ہے تو مجلس عاملہ مخالفت بھی کرتی کہ اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے تو آپ فرماتے مجھے خدا پر پکا یقین ہے کہ وہ یہ کام مکمل کرنے میں میری مدد کرے گا اور کام ہو جائے گا۔ کام کی تکمیل کے بعد بعض لوگ جو مخالفت کرتے تھے خوش ہوکر اپنے بچوں یا عزیز و اقارب کو جو دیگر شہروں یا ملکوں سے آتے تھے تو انہیں بیت الذکر کا کام دکھانے لاتے اور اپنے بچوں اور عزیزوں کو مالی معاونت کی تحریک کرتے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے خدا ہر کام میں آسانیاں پیدا کرتا رہا۔

جماعت کے مستقبل کی ضروریات کو سامنے رکھ کر اس کی پلاننگ

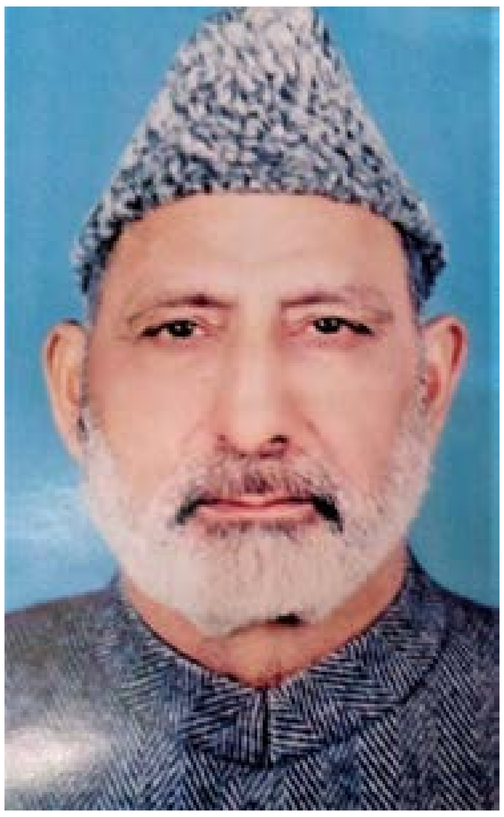

کرتے اور مختلف سیکٹرز میں پلاٹ اور کھلی جگہ خریدنے کی کوشش کرتے۔ تعمیر اور زمین کی خریداری کے سارے مرحلوں میں جماعت کے بہت سے لوگوں کے عطیہ سے علاوہ قرض لیا گیا جو کروڑوں روپے کا تھا لیکن آپ نے اپنی امارت کے دوران ہی سارا قرض بھی واپس کر دیا۔

آپ خود بھی وقف زندگی تھے بعد از ریٹائرمنٹ آپ نے زندگی وقف کی تھی۔ مربیان اور واقف زندگی کا بہت خیال رکھنے کو کہتے، فرماتے کہ انہوں نے زندگیاں خدا کے لیے وقف کی ہوئی ہیں انکا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔

کارکنان سے بہت محبت سے پیش آتے۔ انکی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ ان کے دور میں گو ہم چند ہی کارکن تھے مگر آپ نے جماعت اسلام آباد کے کارکنان کے لئے باقاعدہ پالیسی بنائی۔ جس پر من وعن عمل کروایا۔

گو دل کے بہت ہی حلیم تھے مگر انتظامی معاملات میں بہت سخت تھے۔ فرماتے ایک تو کام کرنے والے کارکن ہیں۔ جنہوں نے کام کرنا ہی کرنا ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ جو کام نہ کرتے ہوں ان سے محبت اور پیار سے کام لیں۔ اسی طرح اگر کبھی کارکنان میں اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے کوئی ناچاقی ہو جاتی تو بلا کر دونوں فریقوں کی باتیں سنتے یہ کبھی بھی نہ کہتے کہ فلاں کا قصور ہے بلکہ یہ کہتے کہ آپ دونوں میں غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ چلو گلے ملو۔

ایک دفعہ خاکسار کو ڈانٹا۔ بعد میں جب انہیں پتہ چلا کہ خاکسار کا اس میں کوئی قصور نہیں تو دوسرے دن آکر خاکسار کی ایسی دلجوئی کی جیسے معافی مانگ رہے ہوں اور خاکسار بار بار کہتا امیر صاحب آپ نے ٹھیک ڈانٹا ہے مگر وہ کہتے، نہیں، مجھے پتہ ہے۔

مذاق بھی بہت زیادہ تھا۔ دفتر میں چائے کے وقفہ کے دوران موجود لوگوں سے فرماتے۔ کوئی لطائف وغیرہ سنایا کرو۔ بالکل خاموش نہ بیٹھا کرو، چائے گپ کے لئے ہوتی ہے نہ کہ سوگ کے لئے۔

بچوں سے بہت پیار کرتے تھے، ہر وقت آپ کے دفتر کے دراز میں چاکلیٹ اور ٹافیاں بھری ہوئی ہوتی تھیں۔ بالخصوص میرے بچوں جن کی رہائش بیت الذکر میں ہی تھی دفتر ضرور بلاتے۔ اگر میں بچوں کو منع کرتا کہ روز دفتر جانا اچھا نہیں لگتا تو آپ ناراض ہوتے کہ بچوں کو کیوں منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

منور احمد خورشید۔ واقفِ زندگی

دبستانِ حیات

قسط دوازدہم و آخر

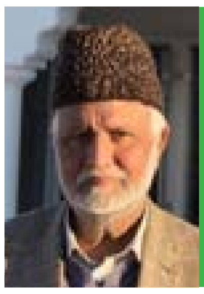

سپین ایک نظر میں

یہ ایک بہت ہی خوبصورت ملک ہے۔ دیکھ کر بہت لطف آیا۔سوچا آپ سب کے لئے چند بنیادی معلومات رقم کر دوں۔شاید کسی بھائی کو کسی بھی رنگ میں فائدہ ہوجائے۔

آب وہوا

اس خطہ کی آب وہوایورپ کے باقی ممالک کی نسبت گرم ہے۔دسمبر میں بھی اس کا درجہ حرارت بیس کے قریب ہوتاہے جبکہ دیگر ممالک میں خاصی سردی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ یورپ بھر سے سیاح سن باتھ کی تلاش میں یہاں سرگردان نظر آتے ہیں۔

لوگ

اس ملک کا رقبہ 550،990 مربع میل ہے۔

2018 کی مردم شاری کے مطابق اس کی آبادی 46،72 ملین ہے۔یہاں کے لوگ بہت ملنسار اور خوش اخلاق ہیں۔آپ کسی شخص سے کسی مقام کے بارے میں سوال کریں تو ایسے لگتا ہے۔اس کا دل چاہتا ہے۔کہ وہ سائل کو منزل مقصودت پہنچا کر ہی آئے۔

ایک روز خاکسار ڈیالیسز کے لئے قرطبہ میں ایک ڈیالیسز سنٹر میں گیا۔میری اہلیہ بھی میرے ہمراہ تھی۔وہ میرے ساتھ ڈیالیسز روم میں نہیں جاسکتی تھیں۔اس لئے انہیں انتظار گاہ میں ہی بیٹھنا پڑا۔دیگر مریضوں کے عزیز واقارب بھی اس ہال میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے۔کیونکہ کافی دیر تک انہیں یہاں بیٹھنا ہوتا ہے۔اس لئے سامان خوردونوش بھی ساتھ لے آتے ہیں۔پورے ہال میں میری اہلیہ ہی برقعہ پوش تھیں۔لیکن قریب بیٹھی ہوئی فیملیوں نے ان کے ساتھ بہت ہی مروت کا برتاو کیا۔کھانے پینے کی دعوت دی بلکہ اس پر اصرار بھی کیا۔یہ بات اس قوم کے خوبصورت اخلاق کی مظہر ہے۔ہر کوئی آپ کو مسکرا کر ملتا ہے۔اور ہمیشہ ہی اولا کہہ کر آپ کو سلام کرتا ہے۔اولا سے مراد، انگریزی میں ہیلو ہوتا ہے۔دوکاندار کسی کو اجنبی جان کر داؤ لگانے کی کوشش نہیں کرتے۔بلکہ خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔

زبانیں

کہتے ہیں دنیا بھر میں 6500زبانیں بولی جاتی ہیں۔سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان مندارین چینی ہے۔جسے 1،213،000،000 لوگ بولتے ہیں۔افریقہ میں تو بسا اوقات قریبی دیہاتوں کی زبانیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔جو قومیں زیادہ سفر کرتی ہیں انہیں زیادہ زبانیں بولنی آتی ہیں۔

سپین میں پانچ زبانیں بولی جاتی ہیں۔جن میں سے قتلان اور سپینش زیادہ بولی جاتی ہیں سپین کی نیشنل زبان سپینش ہے۔یہ زبان اٹالین اور فرنچ وغیرہ کے بہت قریب ہے۔اس میں بعض الفاظ تو گیمبیا کی زبان منڈنگا کے بھی ہیں۔ممکن جن دنوں پرتگال کی مغربی افریقہ میں حکومت تھی۔جس کی وجہ سے حکمران کی زبان کے بعض کلمات ابھی تک وہاں رائج ہوں۔

شادی بیاہ

جن دنوں میں پیڈرو آباد نامی گاؤں میں رہائش پزیر تھا۔مجھے ہفتہ میں تین بار ڈیالیسز کے لئے قریبی مرکزی شہر قرطبہ جانا ہوتا تھا۔ڈیالیسز کے شعبہ کی طرف سے میرے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام تھا۔قواعد کے مطابق ہر مریض کے لئے علاج کی خاطر ٹرانسپورٹ کا انتظام مفت کیا جاتا ہے۔میرے لئے ایک ٹیکسی کا انتظام کیا گیا۔ڈرائیور ایک خاتون تھیں۔اس کے ساتھ اس کا ایک دوست بھی جایا کرتا تھا۔۔لیکن ان کی شادی نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی ان کا شادی کا کوئی پرگرام تھا۔خاتون نے بتایا کہ وہ گیارہ بہن بھائی ہیں لیکن اب ان بہن بھائیوں میں سے اکثر نے شادی نہیں کی۔اور نہ ان کا کوئی ایسا پروگرام ہے۔اس سے قاری کرام اندازہ کر سکتے ہیں۔دورحاضر میں ان کے ہاں شادی کی کیا اہمیت ہے۔کہتے ہیں کہ آج کل نوجوان نسل شادی کے بندھن سے آزاد ہی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے۔اسے ایک قید تصور کرتی ہے۔

سفری سہولیات

ملک بھر میں نے تیز ٹرینیں چلتی ہیں۔لیکن صرف بڑے شہروں تک سہولت محدود ہے۔بسیں ہر جگہ پہنچتی ہیں۔بسیں خاصی آرام دہ ہیں۔انٹر نیشنل مسافروں کے لئے ہر بڑے شہر میں ائر پورٹ موجود ہیں۔

مذہب

یہاں مقامی لوگ مذھبا عیسائی ہیں۔لیکن حقیقت یہ کہ بس نام کے عیسائی ہیں۔عملا لا مذہب ہوچکے ہیں۔ممکن ہے کبھی سیاسی مفاد کی خاطر دین کا چولہ پہن لیں۔حقیقت میں ان کا مذھب سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

یہاں مسلمانوں کی تعداد خاصی محدود ہے۔جسے آٹے میں نمک کے برابر کہہ سکتے ہیں۔مسلمان بے چارے یہاں سخت بے چارگی کی حالت میں ہیں۔جن کی اکثریت افریقن ممالک یا مراکو سے ہے۔کچھ پاکستانی بھائی بھی ہیں۔جو محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے ہیں۔ان میں سے خاصی تعداد غیر قانونی طور پر یہاں مقیم ہے۔جو ہر وقت پکڑے جانے کے خوف کا شکار ہیں۔

خوراک

یہاں چاول، مچھلی، دالیں، سبزیاں بہت ملتی ہیں۔علاوہ ازیں ہر قسم کا گوشت استعمال ہوتا ہے۔زیتون کا تیل بکثرت استعمال ہوتا ہے۔کھانوں میں نمک بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ممکن ہے اگر ان کے علاقہ میں بھی کوئی کھیوڑہ کا پہاڑی سلسلہ مل جاتا تو یہاں کے لوگ بھی نمک کا زیادہ استعمال کرتے۔مرچ، تیل اور مصالحوں کا استعمال بہت کم کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں ان کے کھانے مزیدار نہیں لگتے جبکہ یہ لوگ اسے بڑی خوشی سے کھاتے ہیں۔یہی وجہ کہ ان کے ہاں بہت کم لوگ فربہ ہوتے ہیں۔

سڑکیں

اس ملک کی سڑکیں بہت زبردست ہیں۔اکثر نئی ہیں۔ پہلے تو اس ملک کی معاشی حالت خاصی کمزور تھی۔اس لئے اس غربت کا اثر تو ان کی ہر چیز پر تھا۔لیکن جب سے ان کا الحاق یورپین یونین سے ہوا۔ان کے حالات خاصے بہتر نظر آرہے ہیں۔مجھے بعض خاصے لمبے سفر کرنے کا موقع ملا ہے۔اس سفر میں تکلیف یا تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوا، پہلی بات تو یہ ہے۔یہاں سڑکوں پر ٹریفک بہت کم ہے،دوسرے سڑکیں بہت عمدہ ہیں ،تیسرے سڑک کی اطراف میں سرسبز دلکش کھیتوں کے پُرفریب نظارے آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔جس کی وجہ سے آپ کو اپنے سفر کا احساس تک نہیں ہوتا ہے۔

صحت

یہاں کے لوگ باقی یورپین اقوامی طرح سرخ وسفید رنگت کے ہی ہیں۔اکثر لوگ لمبی عمر پاتے ہیں۔کہتے ہیں۔اس کا ایک راز تو زیتون کے تیل کا باقاعدگی سے استعمال ہے۔ہاں ایک اور بات بھی میں نے مشاہدہ کی ہے کہ لوگ بہت تیز چلتے ہیں۔اس ملک میں اکثر علاقے نشیب وفراز ہیں اس لئے عام سفر میں بھی کبھی آپ اونچائی کی طرف جاتے ہیں پھر تھوڑی دیر میں اترائی شروع ہوجاتی ہے۔جس کی وجہ سے عام آدمی کو تھکاوٹ کا احساس ہوجاتا ہے۔لیکن مقامی لوگ چونکہ بچپن سے اس کے عادی ہیں اس لئے ان کے جسم قوی اور مضبوط ہوجاتے ہیں۔لیکن ان کی نئی نسل غیر صحت مند نظر آتی ہے۔نوجوان ڈھیلے ڈھالے دکھائی دیتے ہیں۔ ناک اور کان میں بالیاں وغیرہ ڈالے نظر آتے ہیں۔چہروں پر نشہ آور اشیاء کے اثرات نظر آتے ہیں۔

سمندر

اللہ تعالی نے اس سرزمین کو زرخیز زمینی نعمت کے علاوہ سینکڑوں میل نیلگوں گہرے سمندر سے بھی نواز رکھا ہے۔جس کے ساحل بہت خوبصورت ہیں۔گرم موسم کی وجہ سے دنیا بھر سے لاکھوں سیاح گرم پانی اوردھوپ کی تلاش میں ادھر کا رخ کر لیتے ہیں۔یہاں ساحل بہت زیادہ خوبصورت ہیں۔جن کے قریب عالیشان مکانات تعمیر ہیں۔جس سے معلوم ہوتا دنیا بھر سے امیر طبقہ کے لوگوں نے یہاں لطف اندوز ہونے کے لئے آرام دہ مکان تعمیر کر رکھے ہیں۔

معیشت

عام شہری کی آمد ایک ہزار یورو سے کم ہے۔پاکستانی،ہندوستانی اور دیگر اقوام کے لوگ محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے ہیں۔عام طو پر یہ لوگ بلڈنگ کا کام کرتے ہیں۔پھل توڑتے ہیں یا دیگرمزدوری کے کام کرتے ہیں۔ہر کوئی اپنی معاشی تنگدستی کا گلہ کرتا نظر آتا ہے۔مکان اور ان میں سامان واجبی سا نظر آتا ہے۔جو ان کی حالت زار بیان کر دیتا ہے۔

رہائش

کرائے پر مکان کافی سستے ہیں عام سا مکان دوسو یورو سے لے کر چارسو تک مل جاتا ہے۔

اگر آپ مکان خریدنا چاہتے ہیں سستا مکان تیس ہزار یورو تک بھی مل جاتا ہے۔لیکن مہنگا مکان جتنا گُڑ ڈالیں گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔

تاریخی مقامات

قرطبہ کی جامع مسجد

کسی دور میں دنیا کی سب سے بڑی مسجد تھی۔ ظالم وقت اور حکمرانوں کی نفرت کی بھینٹ چڑھ کر چرچ میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ اب اس سے اللہ اکبر کی صدا کی بجائے گھنٹوں کی آواز گونجتی ہے۔

الحمراء

یہ ایک بہت ہی خوبصورت محل ہے۔ جو غرناطہ میں ہے۔ یاد رہے۔ یہ شہر مسلمانوں کا آخری دارالحکومت تھا۔ اس کی خستہ حالی دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ بس یہی کہہ سکتے ہیں کہ کھنڈر بتاتے ہیں کہ عمارت حسین تھی۔ تاہم اس کے بنانے والوں کے انجام پر بھی افسوس ہوتا ہے۔

مدینۃ الزہراء

یہ بھی گذشتہ ادوار کی ایک نشانی ہے۔ جسے ایک بادشاہ عبدالرحمان الثالث نے تاج محل کی طرح اپنی ملکہ زھراء کی یاد میں تعمیر کی تھی جس کی تکمیل پر 25 سال لگے۔ ہزارہا سیاح ہر روز اس کو دیکھنے کے لئے دنیا بھر سے آتے ہیں۔

قلعے

ملک میں بے شمار قلعے پہاڑیوں پر تعمیر نظر آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اپنی عظمت کا اظہار اور حملہ آوروں کے خوف سے بنائے گئے تھے۔ لیکن مع الاسف یہ قلعے بھی ان کے کام نہ آسکے۔

لا سر گار دا فامیلا

بارسلونا میں ایک معروف چرچ ہے۔ چرچ۔ 150 سال سے زیر تعمیر ہے۔ کہتے ہیں یہ بھی دنیا کے عجوبات میں شمار ہوتا ہے۔ ابھی بھی اس میں کام جاری ہے۔

اہم شہر

سپین کے شہروں، دیہاتوں اور قصبوں کے ناموں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام عربی ہیں۔ چند معروف شہروں کے نام کچھ یوں ہیں:۔

میڈرڈ، ارسلونا، ویلینسیا، قرطبہ، غرناطہ، ملاگا، المیریا، المرسیہ، س اویہ اور ابیا مشہور شہر ہیں۔

زراعت

اگرچہ یہاں کی زمین زیادہ تر پتھریلی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس میں پھلدار درختوں نے رونق لگادی ہے۔

ویلینسا کے علاقہ میں مالٹے کی حکومت ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم سپین کی بجائے سرگودھا کے علاقہ میں ہیں۔ میل ہا میل تک مالٹوں کے باغات ہیں۔

قرطبہ وغیرہ کے علاقہ میں زیتون کی بہار ہے۔ اسی طرح مرسیہ وغیرہ کی جانب انگور اور انار کی دلکشی نظر آتی ہے۔ الغرض یہ ملک زرعی اعتبار سے امتیازی مقام کا حامل ہے۔ اس کی سبزیاں اور پھل دیگر ممالک کے میزوں پر سجتے ہیں۔

آپ کی خدمت میں خاکسار نے حسب توفیق اور حسب ذوق کچھ معلومات رقم کر دی ہیں۔ امید ہے۔ آپ کو کسی حد تک تو سپین کے بارے میں علم ہو گیا ہوگا۔

قرطبہ۔ ایک گمشدہ فخر

آج ارض سپین کے بہت ہی تاریخی شہر قرطبہ کو دیکھنے کے لئے رخت سفر باندھے تیار بیٹھے ہیں۔ اس شہر کے نام نامی کے بارے میں، اس کرہ ارض پر بسنے والے بیشتر لوگ کسی نہ کسی رنگ میں اس نام سے آشنا اور مانوس ہیں۔ ایک مسلمان جب اس شہر کی جانب رخ کرتا ہے تو فطرتی طور پر اس کے قدم بوجھل ہو جاتے ہیں اور اس کے چہرے پر دکھ درد اور یاسیت کے بادل چھا جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی آنکھوں کے سامنے ایک فلم سی چل پڑتی ہے جس میں کئی ادوار پر مشتمل مناظر پردہ سکرین پر نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

آپ کو جبل طارق سے، طارق بن زیاد کی وہ تاریخی تقریر کے الفاظ فضا میں گونجتے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں آپ کو گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور تلواروں کی چھنچھناہٹ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

میرے تخیل میں قرطبہ کی جامع مسجد جسے کسی دور میں دنیا بھر کی بڑی مسجد ہونے کا اعزاز تھا۔ اس میں اذان کی صدا گونج رہی ہے اور لوگ عربی لباس میں زیب تن ہیں جن کے قدم جلدی جلدی پکارنے والے کی آواز حی علی الصلوۃ کے جواب کے لئے بے اختیار مسجد کی جانب اٹھ رہے ہیں تھوڑی ہی دیر میں اقامت کے بعد امام اللہ اکبر کہتا ہے تو پھر ہر جانب صفوں میں اپنے خالق ومالک کے حضور دست بستہ راز و نیاز میں لگ جاتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز لیکن بدقسمتی سے اب یہ ایک چرچ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کی اس خطہ میں آمد سے اس قوم کی قسمت کا ستارہ کچھ یوں چمکا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہاں سے سر بلند ہونے والا شعاؤں سے دنیا بھر کی مشعلیں روشن ہونا شروع ہو گئیں۔

علم وعرفان کے سمندر

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

حقیقی شرف وہ ہوتا ہے کہ جس کا اظہار اغیار کریں

علم دوست، مسلمان حکمرانوں کے سایہ عاطفت میں ایسے گوہر نایاب پیدا ہوئے کہ جن کی فکری، علمی، تحقیقی اور قلمی کاوشیں اب امر ہو چکی ہیں۔ اپنے تو کیا، اغیار بھی اس بات کے معترف ہیں، کہ مسلمان حکمرانوں کے اس سنہری دور میں جو خدمت بنی نوع انسان کی بھلائی اور فلاح و بہبود کی خاطر منصۂ شہود پر ظاہر ہوئی۔ وہ بس اپنی مثال آپ ہے۔

اس سنہری دور میں دنیا سے بے خبر علماء کہیں فضا کو مسخر کرنے کے لئے سر جوڑے محو فکر ہیں، کوئی وقت پر قابو پانے کے لئے گھڑیاں ایجاد کرنے میں مصروف عمل ہے الغرض ہر جانب یہ لوگ مختلف علم و دانش کے خوابوں کو حقیقت کی تعبیر دینے میں شب و روز اپنی اپنی الگ الگ دنیا بسائے بیٹھے ہیں جس کے نتیجہ میں واقعی اس قوم نے اپنا نام پوری دنیا میں نمایاں اور درخشندہ بنالیا۔ لیکن الٰہی قانون کے مطابق جب ہم ان شرائط پر پورے نہیں اترتے تو پھر وتلک الایام نداولھا بین الناس کا الٰہی ارشاد بھی تو سچا ہے۔ جس سے مفر نہیں۔ کیونکہ تھور کی کاشت سے گلاب کی خوشبوئیں تو فضا کو معطر کر کے داد تحسین نہیں پا سکتی ہیں۔ وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا۔ اس افق پر ایک اداس سورج طلوع ہوتا ہے۔ اس کے بعد نظارہ بدل جاتا ہے۔ مسلمان ارباب اقتدار میں دینی غیرت کا فقدان، محلات کی زیب و زینت میں سامان حرب کی بجائے عیش و عشرت کے ساز و سامان، طاؤس و رباب جگہ بنا لیتے ہیں۔ سیف ذوالفقار کی جگہ پازیب کی جھنکار فضا میں گونجنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا۔ حصول اقتدار کے لئے اندرون خانہ منافقت کی گھناؤنی سازشیں در و دیوار کا جزو بن جاتی ہیں۔ پھر نتیجہ ظاہر ہے، کہ ایسے کرتوت قوم کو ترقیات کے زینہ سے زوال اور ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں لے جاتی ہیں۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر بلکہ یقین تھا۔

ناقابل یقین حقیقت

صلیبی طاقتوں کے دل و دماغ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کینہ اور تعصب کی جو چنگاری صدیوں سے دبی ہوئی سلگ رہی تھی۔ ہوا لگنے سے، دیکھتے ہی دیکھتے شعلے کی صورت اختیار کر جاتی ہے صدیوں کی عرق ریزی اور جانفشانی سے سینچا ہوا، سرسبز و شاداب گلستان پل بھر میں جل کر خاکستر ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں پر حملے کئے۔ خون کی ایسی ہولی کھیلی گئی، شہروں کے در و دیوار انسانی خون سے سرخ ہو گئے۔ ان گنت مسلمانوں کو تہہ تیغ کر کے وحشی فطرت نام نہاد انسانوں نے خون کی پیاس بجھائی ہو گی۔

آج کے علم دوست اور علمی میدان میں ترقی کے دعویداروں نے دنیا کی بہترین علمی درسگاہوں کو پامال کر کے رکھ دیا، کتب کے بیش قیمت خزانے جل کر ابدی نیند سو گئے۔ چند حروف سپرد قرطاس کر دئے تا کہ قاری کو کسی حد تک اس گمشدہ فخر کا ادراک ہو سکے۔ باقی صحیح تصویر تو لیس الخبر کالمعاینۃ کے مصداق ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اپنی آنکھ ہی صحیح تصویر دکھا سکتی ہے۔

ہے دیکھنے کی چیز۔ بارسلونا سپین

گذشتہ دنوں، سپین کے معروف شہر بارسلونا کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس دوران ملنے والی معلومات احباب کرام کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں، شاید کسی کے کام آسکیں۔

اس سفر میں جن احباب کرام کی جانب سے محبت، پیار اور تعاون ملا۔ ان کے لئے ممنون احسان ہوں۔ اور ان کے اسماء گرامی اوائل میں ہی رقم کرتا ہوں تا کہ وہ آپ کی دعا سے محروم نہ رہیں۔ مکرم تنویر بٹ صاحب، مکرم حمید احمد نزیر صاحب، مکرم قیصر احمد صاحب اور مکرم عطاء اللہ صاحب چٹھہ اور ان کے اہل خانہ کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کمال الفت سے میری میزبانی فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تعارف شہر

بارسلونا سپین کا ایک معروف شہر ہے۔ جو آبادی کے لحاظ سے ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ ایک عظیم شہر ہے۔ جو دنیا جہان کی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ سیر و سیاحت کے بہت سامان ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک دوست نے کہا تھا کہ ساری عمر پنجاب بھی گزاری لیکن بمشکل پیٹ بھر کر روٹی کھائی۔ لیکن جب سے کراچی آیا ہوں۔ یہاں روٹی کمانا مشکل نہیں ہے۔ اس لئے کراچی ایک غریب انسان کے لئے مادر مہربان ہے۔

یہی حال اس شہر کا ہے کیونکہ بڑا شہر ہونے کی وجہ سے اس شہر میں سامان روزگار بھی دیہاتی علاقوں کی نسبت قدرے زیادہ ہے۔جس کی وجہ سے لوگ تلاش معاش میں ادھر آ کر ڈیرے لگا رہے ہیں۔

ہر چیز جو خوبیوں کا مرقع ہوتی ہے وہاں اس میں کچھ کمی و بیشی بھی ہوتی ہے۔بہر حال کثرت کو کمیت پر ہی فوقیت ہوتی ہی۔اس لئے اگر کسی لحاظ سے بھی کسی منفی پہلو کا ذکر آ ئے تو اس کے لئے اس شہر کے چاہنے والوں سے معذرت ہے۔اگر ذکر نہ کیا جائے تو پھر بھی نووارد کے لئے مطلوبہ معلومات نہ ملنے پر ان سے کچھ زیادتی ہو جاتی ہے۔

اس شہر کی آبادی 1.7ملین ہے۔

یہ قتلان قوم کا اہم مرکز ہے۔جہاں قتلان قوم کے لوگ آئے روز آزادی کے لئے سپینش لوگوں کے ساتھ دست و گریبان رہتے ہیں۔ماضی میں اس شہر کی سرزمین نے ان اقوام کی باہمی قتل و غارت کے نتیجہ میں ہزار ہا انسانوں کے خون کو چکھا۔ابھی تک اس نفرت وعناد کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں جو کسی بھی وقت ایک آتش فشاں کا روپ دھار سکتی ہیں۔

اس شہر کا موسم بہت خوبصورت ہے۔سردی اور گرمی قابل برداشت ہیں۔لیکن بسا اوقات موسم تھوڑی ہی دیر میں اپنا موڈ بدل لیتا ہے۔اس لئے مناسب کپڑوں کا اہتمام بہت ضروری ہے۔کہتے ہیں طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات میں فضا خنک آلود ہوتی ہے۔ساحل سمندر پر ہونے کے باعث فضا میں نمی بھی پائی جاتی ہے۔

شہر کا ایک حصہ تو قدیمی تاریخ کا غماز ہے۔بہت سی تعمیرات عربی طرز تعمیر کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔باوجود اس کے ان عالیشان عمارات کی آنکھوں کے سامنے بہت سی نسلوں نے جنم لیا اور اپنی اگلی منزل کو سدھار گئیں، مگر یہ عمارات طوالت عمر کے باوجود رعنائیوں سے بھرپور ہیں۔جو ہر آنے والے کے لئے دیدہ عبرت کے علاوہ دلچسپی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ان میں سے کئی عمارات تو 1500 سو سال تک قدیم ہیں۔جو اس دور کے شہنشاہوں کے ذوق جمیل اور فکر و دانش کی قسمیں کھا رہی ہیں۔

چند معروف مقامات

رملہ

ایک معروف سیر گاہ رملہ کہلاتی ہے۔عربی زبان میں رمل ریت کو کہتے ہیں۔اس لئے لگتا ہے کہ یہ نام عرب بادشاہان کی دین ہے۔جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے سیاحوں کا ایک جم غفیر ہوتا ہے۔افریقن اقوام سے تلاش معاش میں آئے ہوئے لوگ سڑکوں کے کنارے زمین پر کپڑے بچھا کر چھوٹی چھوٹی اشیاء فروخت کرتے ہیں۔پاکستانی اور سکھ پنجابی بھائی سائیکل رکشا چلا کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔دیگر اس علاقہ میں بے شمار لوگ ساحل سمندر کے نظارہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

انٹونی گاؤڈی

یہ ایک معروف آرکیٹیکٹ ہے۔جس نے چند ایک ایسی یادگیر اور عالیشان عمارت تعمیر کی ہیں۔جو اس شہر کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔کسی بھی سیاح کا سفر انہیں دیکھے بغیر ادھورا رہ جاتا ہے۔بالفاظ دگر اس کا نام نامی تاریخ سپین میں امر ہو چکا ہے۔

سر گادگادھا فامیلیا۔(ترجمہ: مقدس خاندان)

یہ ایک چرچ ہے جو گاؤڈی کے ہاتھوں ڈیزائن ہوا ہے۔جو 150 سال سے زیر تعمیر ہے۔کہتے ہیں یہ دنیا کا ساتواں عجوبہ ہے۔اس میں داخلہ کی فیس 27 یورو ہے۔بقول راوی یہ چرچ 2032 میں پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔

کاسا میلا

اس چرچ کے قرب جوار میں اسی عظیم آرچیٹیکٹ کی فکر و دانش سے تیار شدہ شاہکار کاسا میلا نامی عمارت ہے۔اس کا لطف دید سے ہے،شنید سے ممکن نہیں۔

قتلان

یہ بارسلونا شہر کا ایک معروف میٹرو اسٹیشن ہے۔جو شہر کا دل کہلاتا ہے اس علاقہ میں ایک معروف پارک ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔جس کے سایہ عاطفت میں خورد و کلاں کے لئے چڑیا گھر،پارلیمنٹ اور میوزیم جیسی تفریح گاہیں اور دیگر دلچسپی کے سامان ہیں۔اس کی ایک جانب ایک خوبصورت قوی ھیکل گیٹ بھی ہے۔کہتے یہ وہی خونی جگہ ہے جہاں پر ہزار ہا انسانی جانیں قومی اور نسلی عفریت کی نفرت کا بھینٹ چڑھ گئیں۔یہ بلند و بالا گیٹ انہی کی یاد میں نوحہ خوانی کرتا نظر آتا ہے۔لیکن کوئی بھی کسی کے لئے دیدہ عبرت نہ بن پایا۔وہ عفریت آج بھی قوم ونسل،مذہب اور لسانی بہانے تراش کر کے اپنی خونی پیاس کی سیرابی کا انتظام و اہتمام کرتا نظر آتا ہے۔

کہتے ہیں دوسروں کے عبرتناک انجام سے سبق سیکھو،قبل اس کے کہ لوگ تمہارے انجام سے سبق سیکھیں۔

سیر وسیاحت کے لئے سفری سہولیات

یہاں کی ایک خوبصورت اور سستی سفری سہولت سائیکل رکشا کی سواری ہے۔ڈیڑھ گھنٹے کے چالیس یورو میں آپ کافی اہم اور تاریخی مقامات دیکھ سکتے ہیں۔دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کے چلانے والے اکثر و بیشتر پاکستانی اور ہندوستانی ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے یہ لوگ ترجمانی کے علاوہ فوٹوگرافی میں بھی ہم جیسے پردیسیوں کے لئے ممد و معاون بن سکتے ہیں۔

میٹرو

اس شہر کے باسیوں کے لئے حکومت نے شہر بھر کے پیٹ میں آنتوں کی طرح ٹرین کی پٹڑیوں کا جال بچھا رکھا ہے۔جو آپ کو کہیں بھی مطلوبہ منزل مقصود تک تھوڑے ہی وقت میں پہنچا دیتی ہے۔ایک سٹیشن سے اگلے سٹیشن تک پہنچنے کے لئے صرف ایک منٹ درکار ہوتا ہے۔اور ہر دو سے تین منٹ تک اگلی گاڑی آپ کو دعوت سفر دے رہی ہوتی ہے۔لیکن بسا اوقات ٹرین میں اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ آپ منجمد ہو کر رہ جاتے ہیں اور پر کی جانب مونہ کر کے سانس لے سکتے ہیں۔اس دوران آپ کے ساز و سامان کی دیکھ بھال آپ کے قریب ترین موجود جیب تراش کر رہے ہوتے ہیں۔اس لئے اس شہر کے بارے میں ہر خاص و عام کی ہدایت یہی ہوتی کہ اپنے سامان کی حفاظت خود کریں۔

کار مالکان کی بے بسی

اس شہر میں کار پارک کا بہت زیادہ فقدان ہے۔اکثر احباب اپنے گھر سے کہیں دور اپنی کار کو پارک کر کے خود بے کار ہو جاتے ہیں۔ہفتہ بھر کے بعد وہاں جاکر اپنی کار کی موجودگی کا پتہ کر لیتے ہیں اگر حسن اتفاق سے گاڑی صحیح و سالم موجود ہو تو کار سے گرد و غبار صاف کر کے ایک حسرت بھری نگاہ ڈال کر واپس گھر آ جاتے ہیں۔

اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

حرف آخر

حیاتِ رفتہ،نشیب وفراز کا ایک دلفریب مجموعہ ہے۔اس گلدستہ میں سے کچھ واقعات و مشاہدات،عاجز نے صفحہ قرطاس کی زینت بنانے کی ایک سعی لاحاصل کی ہے۔شاید کسی کو زندگی کے کسی موڑ پر ان سے کوئی سبق مل جائے۔انسانی زندگی ایک بڑا حادثہ ہے،جس کے نتیجہ میں روزانہ ان گنت دیگر حادثات جنم لیتے ہیں۔جن میں سے بیشتر جلد ہی آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل کے مصداق پس پردہ چلے جاتے ہیں،لیکن کچھ واقعات و حادثات ایسے بھی ہوتے ہیں جو دل و دماغ میں ایسی جگہ بنا لیتے ہیں کہ جتنا بھولنے کی سعی کریں اتنے ہی ابھر کر سامنے آتے ہیں۔

ایک دفعہ میرے ایک دوست،اپنے ایک سابقہ پروفیسر صاحب کو کہیں ملے۔سلام عرض کی۔پروفیسر صاحب نے تعارف پوچھا۔طالبعلم نے کہا سر آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔میں تو آپ کا شاگرد ہوں۔فلاں سال میں آپ کی کلاس میں تھا۔

پروفیسر صاحب نے فرمایا۔تم یہ بتاؤ،کیا تم کبھی کلاس میں اوّل دوم آئے ہو۔طالبعلم نے جواب دیا،نہیں سر۔پروفیسر صاحب نے پھر پوچھا،کیا کبھی کھیلوں کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔اس نے کہا نہیں سر،پھر کہنے لگے،کیا شرارتوں میں نمایاں تھے۔طالبعلم نے جواب دیا۔نہیں جناب۔اس پر پروفیسر صاحب نے کہا۔دیکھو برخوردار۔سٹیج پر کام کرنے والوں کو توسب جانتے ہیں،لیکن سٹیج پر کام کرنے والے مخاطبین میں سے سوائے چند نمایاں افراد کے کسی کو نہیں جانتے۔یہی کیفیت ہماری زندگی کے نشیب وفراز میں پیش آنے والے واقعات پر صادر آتی ہے۔اس طرح ایسے واقعات ہمارے دماغوں میں زندہ رہ جاتے ہیں جن کی ہمارے نزدیک کوئی خاص اہمیت ہوتی ہے۔

ایک دفعہ خاکسار سینیگال میں ایک معلم صاحب کے ہمراہ ایک دور افتادہ چند گھرانوں پر مشتمل گاؤں میں گیا۔وہاں ان کے بزرگ جو گاؤں کے امام بھی تھے۔ان کا رہن سہن بہت ہی سادہ تھا۔۔ان سے ملاقات ہوئی۔علیک سلیک کے بعد کچھ بات چیت ہوئی۔بہت خوش ہوئے۔کہنے لگے میں نے تو آپ کی فوٹو لے لی ہے۔اب میں تو آپ کو نہیں بھولوں گا۔میں ان کی بات پر بڑا حیران ہوا۔انہوں نے فوٹو کب اور کیسے لی ہے۔کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے جو کیمرہ میری آنکھوں میں نصب کیا ہوا ہے۔اس کے زریعہ سے میں نے فوٹو لے کر اپنے دماغ میں محفوظ کر لی ہے۔میں آج تک اس بہت ہی سادہ لوح انسان کی سوچ پر حیران ہوں۔کس قدر سچی اور گہری بات کی۔بظاہر یہ ایک سادہ سا واقعہ ہے لیکن آج تک میرے دل و دماغ پر نقش ہے۔

اللہ کرے میری یہ کاوش کسی کے کام آ سکے۔آمین

زندگی اک حادثہ ہے اور کیسا حادثہ
موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں

اے میرے قادرو توانا خدا،میری یہ کاوش قبول فرما۔میرے گناہوں ، کمزوریوں اور خطاؤں سے صرف نظر فرما۔اپنی ستاری فرما،مغفرت کی چادر میں لپیٹ اور انجام بخیر فرما۔آمین اللّٰھم آمین

منور احمد خورشید۔واقف زندگی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آن لائن تبلیغی پروگرام جماعت احمدیہ Guildford برطانیہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ برطانیہ کی ایک جماعت Guildford کو مؤرخہ 26/فروری 2021ء کو ایک آن لائن تبلیغی پروگرام کرنے کی توفیق ملی ۔

اس پروگرام کی تیاری Guildford جماعت کے ماہ نومبر میں بطور ایک علیحدہ جماعت بننے کے فوراً بعد شروع کردی گئی تھی۔ اس آن لائن پروگرام کا مقصد مقامی طور پر جماعت احمدیہ کا تعارف کروانا تھا۔مقامی لوگوں کی دلچسپی کو بڑھانے کے لئے شعبہ تبلیغ برطانیہ کےمشورے سے اس بات کو پروگرام میں شامل کیا گیا کہ مقامی طور پر ایسے افراد اور کا تنظیموں کو جماعت کی طرف سے ایواڈز بھی دیئے جائیں،جنہوں نے کووڈ 19 کے حالات میں انسانیت کی غیرمعمولی خدمت کی ہو۔ابتدائی طور پر 20افراد یا تنظیموں کے نام موصول ہوئے جنہوں نے مقامی طور پر خدمت انسانیت کسی نہ کسی طور پر کی۔ان لوگوں کے ساتھ آن لائن انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے ۔

براہ راست پروگرام کا آغاز مؤرخہ 26/فروری 2021ء بروز جمعہ شام 6بجے ہوا۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد جماعت Guilfordکے صدر جماعت مکرم خالد محمود بھٹی صاحب نے جماعت کا تعارف اور کووڈ 19 کے حالات میں جماعتی خدمات کا ذکر کیا نیز تمام شاملین کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عزیز حفیظ صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ برطانیہ ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف پیش کیا۔اس لائیو پروگرام کے میزبان مکرم نصیر الدین شمس صاحب (سیکرٹری تبلیغ)اور مکرم علی خان صاحب (نائب صدر اور سیکرٹری امور خارجہ) تھے۔ بعد ازاں جو بھی ایواڈ کے لئے نام موصول ہوئے تھے ان کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ایوارڈز کا اعلان میئر آف Godalming and Leader of Guildford Borough Council نے کیا۔

آخر میں مکرم ابراہیم اخلاف صاحب سیکرٹری تبلیغ برطانیہ نے ''شکریہ ادا کرنا اور انسانی حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات'' کے عنوان پر تقریر کی۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا۔

پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا جسے براہ راست 300سے زائد ڈیوائسس پر تین صد سے زائد افراد نے دیکھا اور سنا۔الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے عمدہ نتائج ظاہر کرے اور لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

طلوع وغروب آفتاب

09اپریل2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:49	18:38
مدینہ منورہ	04:46	18:41
قادیان	04:43	18:53
ربوہ	04:23	18:33
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:51	19:50